Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ۔ ۳۔ صفر ۱۴۱۴ھ، ۲۴۔ وفا ۱۳۷۲ ہش، ۲۴۔ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۶۴

خدا تعالیٰ کے دو بڑے حکم

سچی گواہی دو۔ اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ (کلام اللہ) کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و اطاعت باری عزاسمہ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

توحید دنیا بھر کے انسانوں کیلئے آزادی کا پیغام ہے

مغربی دنیا میں رہنے والوں کو سب سے اچھا پیغام توحید کا پیغام ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا خلاصہ جو ۹۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو بیت الفضل لندن سے حسب معمول تین مواصلاتی سیاروں کے ذریعے اور ۱۶ میٹر بینڈ ریڈیو پر براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ اور نشر کیا گیا

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۹۔ جولائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے توحید کے عظیم مقام کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ توحید ہی دنیا بھر کے انسانوں کے لئے آزادی کا پیغام ہے۔ اس کے ذریعہ سے ہی انسان بندوں کی غلامی اور پرستش کی ذہنیت سے آزاد ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات اپنے اس خطبہ میں ارشاد فرمائے جو ۹۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو بیت الفضل لندن سے تین مواصلاتی رابطوں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست (LIVE) نشر کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے خطبہ کا ترجمہ بھی حسب معمول انگریزی اور عربی میں ساتھ ساتھ ٹیلی کاسٹ اور نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج سفر سے واپسی کے بعد، جو اللہ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ پہلی بار میں خطاب کر رہا ہوں۔ یہاں جانے سے پہلے میں نے حضرت بانی سلسلہ کی ایک تحریر پیش کی تھی جس میں آپ نے چار امور کو بیان فرمایا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ میں ان میں سے ایک ایک بات کو واضح کر کے بیان کروں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کی جو تحریر پیش کی گئی ہے۔ اس میں ہماری جماعت کی تدریجی ترقی کا ذکر ہے۔ اور توحید کو ہمارے سلسلہ کے قیام کا اہم ترین مقصد قرار دیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج برطانیہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہے اور جماعت سوئٹزرلینڈ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ دونوں اجتماعوں کے منتظمین نے اس موقعہ پر افتتاحی کلمات بیان کرنے کی درخواست کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ دونوں مقامات شرک کا گڑھ ہیں۔ اگرچہ بظاہر شرک ناپید ہے۔ اور عملاً دہریت میں بدل چکا ہے۔ مگر فی الحقیقت شرک کے بد نتائج میں جو سب سے کڑوا پھل ہے وہ دہریت ہی ہوتی ہے۔ دراصل شرک اپنی ذات میں ایسا عقیدہ نہیں کہ اس پر ایمان رکھا جائے۔ طبعاً تو میں اس سے متنفر ہو جاتی ہیں۔ دہریت کا سہارا مادہ پرستی ہے۔ اور جب خدا کا سہارا چھوڑ دیا جائے تو پھر مادہ پرستی ہی سہارا بن جاتی ہے۔ اس طرح سے دہریت شرک بن جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ ایسے ممالک جو شرک کی آماجگاہ ہوں ان کی تان دہریت پر جا کر ٹوٹتی ہے۔ ان کے لئے بہترین پیغام توحید کا ہے۔ ان لوگوں کے سامنے توحید کی تعلیم پیش کرنی چاہیئے ان کی اصل بیماری یہی ہے۔ اور آج یہ شرک کل عالم پہ چھا رہا ہے۔ ہندو، یہودی وغیرہ سبھی اس میں مبتلا ہیں۔ ان اقوام نے اپنی بقا کو خدا کی توحید سے نہیں بلکہ دنیا کی مصلحتوں سے وابستہ کر دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض ملکوں کی عدلیہ بھی اس میں مبتلا ہے وہ ایسے فیصلے دیتے ہیں جس کے پس منظر میں انصاف کی بجائے عوام الناس کی پرستش کا خیال ہوتا ہے کہ ان پر کیا اثر پڑے گا۔ کہیں وہ یہ سوچتے ہیں کہ حکومتوں کے سربراہوں پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔ حقیقتاً شرک ہی ہے جو ہر جگہ زہر گھول رہا ہے۔ شرک ہی ہے جس نے سارے عالم کو گھاٹے میں ڈالا ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا میرا کوئی معبود نہیں اگر وہ اس کا مطلب سمجھ جائے تو اسی سے اس کی نجات وابستہ ہے۔

مسلسل صفحہ ۲ پر

ولادت

مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ غانا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ جون ۹۳ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ڈرائیور دفتر خدام الاحمدیہ کی نواسی اور مکرم غلام رسول صاحب آف کراچی کی پوتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام دمیزہ نصیر عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

احباب کرام سے گذارش ہے کہ اپنے بچوں کی سالانہ امتحان میں کامیابی/ نمایاں کامیابی سے مطلع فرمایا کریں۔ سال کے دوران جو امتحانات لئے جاتے ہیں انکی اطلاع مناسب نہیں کیونکہ بعض سکولوں میں سہ ماہی ششماہی وغیرہ امتحان لئے جاتے ہیں اور بعض سکولوں میں ہر ماہ بھی امتحان لئے جاتے ہیں اپنے بچوں کے سالانہ امتحانات کے نتائج سے الفضل کو مطلع فرمایا کریں۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ بچے خود اطلاع دیں۔

(ادارہ)

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ **امانت یکصد یتامیٰ:۔** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ

باقی ص [illegible] پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

لیکن جو لوگ ناواقف اور انجان ہوں وہ محض یہ بات کہہ کر دھوکے میں پڑ جائیں گے اور عمل سے عاری ہو جائیں گے۔ اگر یہ اقرار سچا ہوگا تو لازماً عمل میں جاری ہوگا۔ کیونکہ توحید کا اعمال سے گہرا تعلق ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا اگرچہ ہمارے دین نے جتنا زور توحید پر دیا ہے اور کسی مذہب نے نہیں دیا۔ لیکن یہ دعویٰ کہ صرف ہمارے مذہب نے توحید کو پیش کیا ہے یہ درست نہیں ہے۔ اس بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔

اس کے علاوہ وہ تمام مذاہب جن کی بنیاد الہامی کتب پر ہے۔ انہوں نے توحید ہی کو پیش کیا ہے، توحید کے بغیر تو مذہب کا آغاز ہی نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے کلام میں یہ ذکر ہے کہ کہہ دے کہ میری عبادتیں اور میری تمام قربانیاں اور میرا جینا اور مرنا کلیتہً خدا کے لئے ہے۔ یہ توحید خالص کا طبعی نتیجہ ہے۔ اس میں غیر اللہ کی نفی اس شان سے کی گئی ہے۔ کہ دوسرے مذاہب میں کہیں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے مذاہب کے پیروکار موحد نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ توحید کا مضمون درجہ بدرجہ سمجھایا گیا ہے۔ اور ہمارے مذہب میں اس کا درجۂ کمال بیان ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کلام الٰہی میں بتایا گیا ہے کہ تو کہہ دے کہ میں خدا کے سوا کسی کو ربّ کیسے بنا لوں جبکہ میں جدھر دیکھتا ہوں ہر چیز کا رب خدا ہے۔ میں وہ وجود کہاں سے ڈھونڈوں جس کا ربّ خدا نہ ہو۔ ہر وجود ربّ کا محتاج ہے۔ اور جو خود ربّ کا محتاج ہو اسے ربّ بننے کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا وہ مذاہب جو بتوں کو پوجتے ہیں وہ یہ عذر کرتے ہیں کہ یہ بُت تو خدا کی طرف لے جانے والی سواریاں ہیں ہم ان کو نہیں پوجتے۔ مگر اللہ کے کلام نے اس مضمون کو کھول دیا ہے کہ ہر انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ یہاں تک کہ ماں بچے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ خاوند بیوی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ وہ جیسا اکیلا دنیا میں آیا تھا۔ ویسا ہی جائے گا اور جب اپنے ربّ کے پاس لوٹے گا۔ تو وہ تمہیں بتائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ توحید ہمارے تمام تر مقاصد میں داخل ہے۔ اسی سے ہم زندگی کی راہ پا سکتے ہیں۔ یہی وہ چشمہ ہے جس کے ذریعے ہم دنیا بھر کے پیاسوں کی پیاس بجھا سکتے ہیں۔

توحید کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایمان کی کچھ اوپر ۷۰ یا ۶۰ شاخیں ہیں۔ سب سے افضل یہ کہنا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سب سے کم تر راستے سے تکلیف دینے والی چیزوں کو ہٹانا ہے۔ حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔ توحید ہی کے نتیجے میں انسان کے انسان سے معاملات کی تعلیم ابھر کر سامنے آتی ہے اور توحید ہی سے پھلتی پھولتی ہے۔ توحید کی نشو و نما ہی بنی نوع انسان کے ساتھ تعلقات کی نشو و نما ہے۔ جو شخص یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ راستے میں پڑا ہوا کانٹا کسی کو تکلیف پہنچائے وہ دانستہ کسی پر ہرگز ظلم نہیں کر سکتا۔ وہ یہ کیسے چاہے گا کہ مجھ سے کسی کو نقصان پہنچے۔ یہ وہ انتہائی تعلیم ہے جو تمام اعمال پر سایہ کئے ہوئے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بھی ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو شخص یہ اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی عبادت اور جان و مال اللہ کے ذمے ہے۔ توحید کا اقرار کرنے کے بعد وہ بندوں کی گرفت سے آزاد ہو جاتا ہے۔ یہاں ایمان کی نہیں خالص توحید کی بحث ہے۔ جو انسان توحید پر قائم ہو اس کی جان مال اور عزت دوسروں پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور اسی طرح جو موحد ہے اس پر ہر دوسرے انسان کی عزت اور جان و مال حرام ہو جاتی ہے۔ بلکہ وہ ہر دوسرے کی ہر چیز کا امین اور محافظ ہو جاتا ہے۔ امانت کی روح یہ تقاضا کرتی ہے کہ جب میں تمہاری جان مال اور عزت کا امین ہوں۔ تو تمہارا کیا حق ہے کہ مجھے ٹیڑھی نظر سے دیکھو۔

حضور ایدہ اللہ نے توحید کا یہ بلند مرتبہ بیان فرمایا کہ توحید کے ذریعے انسان بندوں کی غلامی اور پرستش سے آزاد ہو جاتا ہے اور اللہ کی غلامی میں داخل ہو جاتا ہے۔ انسان دنیا کے بنائے ہوئے قانون سے تو آزاد نہیں ہو سکتا۔ پھر توحید کے ذریعے آزادی حاصل کرنے کا کیا مطلب ہے اس نکتے پر غور کرنے سے روشنی کا نیا سورج ابھرتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ غلامی وہ ذہنیت ہے کہ انسان اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو مالک بنا بیٹھتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ توحید ہی حقیقی آزادی ہے اور اسی سے تمام احمدیوں کو ان کے ذریعے تمام دنیا کو میں حقیقی آزادی کا پیغام دیتا ہوں۔

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ ۱۹۹۳ء

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔

ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالبعلم آنے چاہئیں۔ سَو ہوں تو بہتر ہے"

۲۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے"

۳۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔

۴۔ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء کا فیصلہ ہے کہ "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالبعلم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں"

۵۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۱ اگست ۹۳ء کو ہوگا۔ لیکن انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ابھی سے درخواستیں وکالت دیوان کو بھجوائیں۔ درخواستیں ۱۰ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۶۔ امراء اضلاع و صدر صاحبان اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوان جو امسال میٹرک ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے کے امتحان دے رہے ہیں یا دے چکے ہیں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش کریں نیز یہ کہ جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار، خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں تو بہتر ہے۔

زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان کو ہدایت فرمائیں کہ وہ امتحان یا نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال فرمائیں۔

۷۔ امید ہے آپ ائمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپکی ان مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے فضل سے زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ناصر احمد پرواذی

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کی وفات کی خبر سے میں دیر تک سناٹے میں رہا۔ اتنا بڑا عالم ہم سے رخصت ہو گیا ہے کہ ان کی موت سے پیدا ہونے والا خلا بظاہر پُر ہوتا نظر نہیں آتا۔

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

حضرت شیخ صاحب نے لسانیات کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی اپنے شوق ذاتی دلچسپی اور لگن سے اس علم کی تحصیل کی اور عمر بھر اس میدان میں اپنی علمی تگ و تاز میں مصروف رہے لسانیات کی طرف دلچسپی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اس دعویٰ کی وجہ سے پیدا ہوئی کہ عربی زبان، ام الالسنہ ہے مکرم شیخ صاحب نے مختلف زبانوں کے ہزارہا الفاظ کی جڑیں عربی میں تلاش کیں اور مستشرقین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ مجھے یاد ہے کہ جامعہ احمدیہ کی ایک تقریب میں شیخ صاحب نے انگریزی الفاظ کا تجزیہ کرتے ہوئے بہت سے الفاظ کے عربی روٹ بیان کئے تو بہت حیرت ہوئی۔ ان کا لیکچر سنتے ہوئے ہر بات درست معلوم ہوتی رہی مگر باہر نکل کر محسوس ہوا کہ یہ شیخ صاحب کا جادو ہے جو سر چڑھ کر بول رہا ہے ورنہ کیسے ممکن ہے کہ ان کی بات باون تولے پاؤ رتی صحیح نکلے۔ پھر بین الاقوامی رسالوں میں ان کا چرچا ہونے لگا ان کی کتابیں چھپنے اور معنوی اور لفظی شہزادوں تک پہنچنے لگیں۔

ایک موقع تو خود مجھے ملا۔ جاپان کے ہز امپیریل ہائی نس شہزادہ مکاسا جو موجودہ شہنشاہ کے چچا اور شہنشاہ ہیروہیٹو کے چھوٹے بھائی ہیں اپنے بڑے بھائی کی طرح علمی میدان میں بھی ممتاز اور منفرد سمجھے جاتے ہیں۔ شہنشاہ ہیروہیٹو، بحری حیاتیات کے ماہر تھے۔ شہزادہ مکاسا قدیم عربی زبان کے عالم ہیں پاکستانی سفارت خانہ کے اہتمام میں، ٹوکیو میں اقبال کی صد سالہ برسی کی تقریب تھی جس میں ہز امپیریل ہائی نس، مہمان خصوصی تھے۔ مجھے اوساکا یونیورسٹی کا پروفیسر ہونے اور اقبالیات میں نمایاں کام کرنے کی وجہ سے اس تقریب میں خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ میں نے عزیزم مکرم عطاء المجیب راشد صاحب سے درخواست کی اس تقریب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شہزادہ مکاسا کو جماعت احمدیہ کے علم کلام سے روشناس کروانا چاہئے۔ باہم مشورہ سے طے پایا کہ شہزادہ موصوف کو حضرت شیخ صاحب کی کتاب تحفہ میں دی جائے راشد صاحب نے مشن ہاؤس کو کھنگالا تو شیخ صاحب کی کتاب کا ایک پرانا نسخہ مل گیا۔ ہم نے اس نسخہ کو جھاڑ پونچھ کر، دواؤں وغیرہ سے صاف کروا کے نہایت خوبصورت انداز میں جلد کروا لیا۔ ہز امپیریل ہائی نس تشریف لائے۔ محفل کے اختتام پر اس محفل کے خصوصی مدعوئین سے ان کا تعارف کروایا گیا۔ میں نے دوران تعارف ان کی علم دوستی اور عربی دانی کا ذکر کرتے ہوئے یہ نکتہ بیان کیا کہ ہندوستان میں ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ عربی ام الالسنہ ہے اور ان کے ایک مرید نے اس دعویٰ کے ثبوت میں کتاب بھی لکھی ہے۔ ہز امپیریل ہائی نس چونکے۔ فرمایا "کیا وہ کتاب مل سکتی ہے؟" میں نے کہا کیوں نہیں؟" اور اس موقع پر پلک جھپکتے ہی، راشد صاحب اور عزیزم ملک لال خان جو ٹریننگ کے سلسلہ میں اتفاقاً جاپان آئے ہوئے تھے، آگے آگئے اور ہم نے بصد احترام وہ کتاب ہز امپیریل ہائی نس کی خدمت میں پیش کر دی۔ شہزادہ موصوف کو یہ موضوع اتنا دلچسپ معلوم ہوا کہ آپ نے وہیں وہ کتاب کھول کر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ پوچھا "کیا مصنف حیین حیات ہیں؟" ہم نے بتایا "جی ہاں!" آپ نے ان کا پتہ وغیرہ مہیا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ہز امپیریل ہائی نس کی طرف سے بعد میں شکریہ کا خط بھی آیا اور جب تک میں وہاں رہا ان کی طرف سے اس سلسلہ میں پیغامات کی آمد و رفت جاری رہی میں نے حضرت شیخ صاحب سے اس بات کا ذکر کیا تو خوش ہوئے کہ ان کا پیغام دنیا کے کنارے پر رہنے والے شاہزادے تک بھی پہنچ گیا ہے۔

اتنا بڑا عالم ہوتے اور عالم میں میں مشہور ہوتے کے باوجود شیخ صاحب نہایت منکسر اور فروتن وجود تھے۔ میں نے قادیان میں حضرت سید سرور شاہ صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب میں جو فروتنی دیکھی شیخ صاحب اسی کا مظہر تھے۔ علم کے پھل سے لدے ہوئے درخت۔

یہاں اپسالا میں بھی ہماری یونیورسٹی کے ایشیائی افریقی زبانوں کے شعبہ کی صدر پروفیسر گونیلا گرین ایک لنڈ، سنسکرت زبان کی ماہر ہیں۔ میں پہلی بار ان سے ملنے گیا تو سید کمال یوسف صاحب سے مانگ کر شیخ صاحب کی کتاب بھی لیتا گیا جس میں سنسکرت کے ڈانڈے عربی سے ملائے گئے تھے۔ پروفیسر موصوف حیران رہ گئیں کہ ایسا علمی اور تحقیقی کام بھی ہو چکا ہے۔ پوچھنے لگیں "تم بھی سنسکرت سے کچھ دلچسپی رکھتے ہو!" میں نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔ فرمانے لگیں؛ سنسکرت زبان کی بنیادوں کو پہچاننا اور پھر اسے دوسری زبانوں تک ممتد کرنا بہت ہی جان جوکھوں کا کام ہے عربی بہت وسیع زبان ہے اور سنسکرت بہت قدیم زبان ہے دونوں کا تجزیہ کرنے کا حوصلہ کسی بڑے ہی عالی حوصلہ عالم کا کام ہے۔ میں اس کتاب کے مصنف کو سلام کرتی ہوں! مزید کہا کہ "اگرچہ اس مصنف کے نظریات سے اختلاف کی بہت گنجائش ہے مگر تحقیق اسی کو کہتے ہیں کہ انہونی بات کی کہنہ تک پہنچا جائے"

ہماری جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سے ایک عالم بھرا ہوا ہے مگر یوں لگتا ہے کہ شیخ صاحب وہ عالم بے بدل تھے جن کا نعم البدل ملنا تو کجا بدل ملنا بھی محال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو پر کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔

"اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کیلئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

شذرات

مسلم افواج/بوسنیا

او۔آئی۔سی کی ایک وزارتی سپیشل دو روزہ میٹنگ ہوئی جس کا اہتمام پاکستان نے کیا تھا۔ اس میٹنگ کے دوران اقوام متحدہ کو پیغام بھیجا گیا کہ وہ بلا تاخیر بوسنیا ہرزے گووینا کی حفاظت کے لئے مزید فوجیں بھیجے اس میٹنگ میں شرکت کرنے والے سات ممالک نے کہا کہ وہ سترہ ہزار کی فوجی نفری اقوام متحدہ کے سپرد کرنے کے لئے تیار ہیں تا کہ انہیں بوسنیا میں وہاں کے مسلمانوں کی حفاظت پر متعین کیا جائے۔ ایران نے سب سے زیادہ نفری پیش کی ہے اور کہا ہے کہ یہ لوگ اقوام متحدہ کی کمان کے ماتحت کام کریں گے۔ ان کی نفری کی تعداد دس ہزار ہے۔ اور اس نفری کے علاوہ انہوں نے میڈیکل اور انجینئرنگ یونٹ کی بھی پیشکش کی ہے۔ ایران کے بعد دوسرا نمبر پاکستان کا ہے جس نے تین ہزار فوجی نفری پیش کی ہے۔ ملائشیا نے ایک ہزار پانچ سو فلسطین اور تیونس نے ایک ایک ہزار اور ترکی نے کہا ہے کہ وہ ایک بریگیڈ بھیجے گا۔ اس میٹنگ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ او۔آئی۔سی اس بات پر زور دینا چاہتی ہے کہ جو فوجی نفری او۔آئی۔سی کے ممالک کی طرف سے دی جائے گی یہ ساری کی ساری بوسنیا ہرزے گووینا کی حفاظت پر متعین ہو گی۔ اور کسی صورت میں بھی ان فوجیوں کو بوسنیا کی تقسیم کے سلسلے میں اور مہاجرین کے کیمپوں کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ جو ایکشن پلان پیش کی گئی ہے وہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ سیکورٹی کونسل اقوام متحدہ کی فوج کو بوسنیا میں یہ حکم دے کہ وہ اسلحہ کے ساتھ مقابلہ کر سکے۔ اور یہ صرف اس صورت میں کہ جنگ بندی کو قائم رکھا جائے۔ یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ ایک متفقہ کمانڈ ہونی چاہیئے جس میں او۔آئی سی کے فوجی افسروں کو اعلیٰ عہدے دیئے جائیں اور یہ سب کے سب اقوام متحدہ کی حفاظتی فورس برائے بوسنیا ہرزے گووینا کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں۔ تا کہ او۔آئی۔سی کے فوجیوں کو بلاوجہ زیادہ خطرات میں نہ جانا پڑے ایکشن پلان میں اقوام متحدہ سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۶۔ جون ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۶۔ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ثروت کہتے ہیں۔

اپنے ماحول پر نظر ڈالتے ہوئے ہمارے نوجوان عام طور پر غصہ سے بھر جاتے ہیں اور ہماری نوجوان نسل (جو مڈل کلاس خاندانوں سے تعلق رکھتی ہے)، بھاری بوٹوں والے بیوروکریٹس اور گندے امیر سیاستدانوں سے ان کے نیچے پکنا چور ہو جاتی ہے۔ یہ غصے کا احساس شہروں میں کسی قدر کم ہے جیسے کہ اسلام آباد میں۔ یہاں پر نوجوان بے جیرو میں ادھر ادھر نہیں گھومتے پھرتے اور اسی طرح لینڈ کروزرز میں بھی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام آباد میں مڈل کلاس یا لوئر کلاس کے نوجوان موجود نہیں ہیں۔ اسلام آباد بنیادی طور پر بیوروکریٹس اور پالیسی بنانے والوں کا شہر ہے اور ان لوگوں کی یہ عادت ہے کہ وہ اپنے معیار اور اپنے سٹیٹس کو ہر حال میں قائم رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بچے امریکی اور برطانوی سسٹم میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر کی ایسی تربیت ہو جاتی ہے کہ وہ مغربی فیشن اور دولت کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

وہ اپنی مرضی کے خود مالک ہیں اور اپنی خواہشات کے بھی اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو انہیں ان باتوں سے روکنے کا مشورہ دے سکے۔ کیونکہ ان کے والدین حکومتی امور میں یا گولف کھیلنے میں مشغول رہتے ہیں اور ان کی مائیں بیرونی ممالک میں خرید و فروخت میں مصروف رہتی ہیں اور بہبود انسانی کے سیمینار منعقد کرتی رہتی ہیں۔ ایسے ماحول میں جہاں والدین پارٹیوں میں شرکت کے لئے مصروف ہوں اور کھانے کی دعوتوں پر پہنچتے ہوں انکے بچے بجائے اس کے کہ وہ تعلیم حاصل کریں وہ بہت اونچی قسم کی جگہوں پر اپنے آپ کو انٹرٹین کرنے کے لئے جاتے ہیں جب یہ بچے اپنے سکولنگ ختم کر لیتے ہیں تو ان میں سے اکثر کو بیرونی ممالک بھیج دیا جاتا ہے تاکہ ان کے مستقبل کو درخشندہ بنایا جائے۔

اس کے بالمقابل مڈل کلاس یا لوئر کلاس کے بچے گورنمنٹ کے سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بعض والدین اپنے بچوں کو ایسے سکولوں میں داخل کرواتے ہیں جہاں بیرونی نظام تعلیم رائج ہوتا ہے۔ یہ بچے اکثر اوقات ایک مسئلے سے دوچار ہو جاتے ہیں وہ اپنے آپ کو کمتر سمجھتے ہیں۔ اور ایسے بچے ناامیدی کا شکار ہوں اور اس لئے وہ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ کر دیتے ہیں جب یہ بچے بڑے ہوتے ہیں تو انہیں کوئی اچھے ادارے نہیں ملتے اور یہ بیرون ملک بھی نہیں جا سکتے۔ اس لئے آخرکار یہ کلاشنکوف کی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں۔

میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ اسلام آباد میں تمام بچے ایسے ہی ہیں جیسا کہ میں نے کہا ہے لیکن میں اس بات پر بھی تردد نہیں کرتا کہ یہ کہوں کہ صرف بارہ سے پندرہ فیصد ہمارے نوجوان بہتر طور پر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سنسیبل (معقول) ہوتے ہیں۔ یہ شرح فیصد اتنی کم کیوں ہے۔ اور کیوں ہر شخص ایک جیسی تعلیم حاصل نہیں کر سکتا۔ کیا ہم سب انسان نہیں ہیں۔

یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۶۔جولائی ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۶؍ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں این۔ اے۔ بھٹی مطالعہ اخبارات کے سلسلے میں کہتے ہیں:۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دفعہ یہ بات پڑھی تھی کہ ایک عالمی لیڈر اس وقت تک ناشتہ نہیں کرتے تھے جب تک انہوں نے اپنے بڑے بڑے قومی اخبارات کا مطالعہ نہیں کر لیا ہوتا تھا اور اس طرح جو کچھ ملک میں ہو رہا ہوتا تھا اس سے آگاہی حاصل نہیں کر لیتے تھے۔ ہمیں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ ہمارے بڑے لوگ اخبارات نہیں پڑھتے اور اگر کبھی وہ پڑھتے تھے تو اب انہوں نے اخبارات کا پڑھنا ترک کر دیا ہے۔ آپ کلیم عمر کا وہ مضمون پڑھیں جس کا عنوان ہے کیا بے نظیر بھٹو نے اخبارات کا مطالعہ ترک کر دیا ہے۔ یہ مضمون نیوز واچ، دی نیوز کے یکم جولائی کے شمارے میں شائع ہوا تھا۔ بہت حد تک اسی پر غور کرتے ہوئے وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بی بی اب اخبارات نہیں پڑھتیں۔ اسی مضمون میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ سابق اٹارنی جنرل عزیز منشی کے مطابق صدر مملکت ٹی وی نہیں دیکھتے اور ریڈیو بھی نہیں سنتے۔ اور اگرچہ مسٹر منشی نے یہ بات کھل کر الفاظ میں تو نہیں کہی لیکن وہ یہ بھی کہنا چاہتے ہوں گے کہ صدر مملکت اخبارات بھی نہیں پڑھتے۔

لیکن مجھے دو افراد کے متعلق یقین ہے کہ وہ اخبارات پڑھتے ہیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان سپریم کورٹ کیونکہ انہوں نے ہمارے پاکستانی کارٹونسٹ کو دی نیوز کے پہلے صفحے پر سپریم کورٹ کی سماعت کے متعلق کارٹون شائع کرنے پر ۵۰۰ روپے انعام دیا تھا۔ یہ کارٹون پہلے صفحے پر دی نیوز کے ۱۳ مئی کے شمارے میں شائع ہوا اور وزیراعظم پاکستان چونکہ محض اپنے تجربے کی بناء پر ہم نے گذشتہ سال یہ معلوم کیا کہ وہ بھی اخبارات پڑھتے ہیں۔

ڈان

۷۔ جولائی ۱۹۹۳ء

دی ڈان کے ۷؍ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ڈاکٹر ایم بی عظامی (کراچی) خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

وہ ڈاکٹر صاحب جو پاکستان میں میڈیکل ٹریننگ لینے کے بعد امریکہ چلے گئے ہیں (ڈان ۱۱؍ جون ۱۹۹۳ء) یقیناً کسی مشکل (DILEMMA) میں نہیں ہیں۔ انہوں نے پہلے ہی ارادہ کر لیا ہے جب وہ یہ کہتے ہیں کہ میں وہ پاکستانی ہوں جو واپس اپنے وطن نہیں آئے گا۔

انہوں نے پاکستان میں قیام کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن کیا کوئی شخص اپنی مادر وطن کو ان وجوہات کی بنا پر چھوڑ دیتا ہے۔ تیسری دنیا کے سارے کے سارے ممالک کو ایک ہی جیسے مسائل سے واسطہ ہے کیا ترک وطن ایسے مسائل کا حل ہے کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ ترکِ وطن کی بجائے ہم اپنے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔

برین ڈرین (یعنی ذہین لوگوں کا اپنے ملک سے دوسرے ملک میں چلے جانا) یہ بات ساری دنیا میں نظر آ رہی ہے اور یہ بات نہایت افسوسناک ہے کہ غریب ممالک سب سے زیادہ مشکل میں ہیں۔ کیونکہ ہمارے لکھے پڑھے اور بہتر ڈگری یافتہ لوگ یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ انہیں اپنا وطن چھوڑ دینا ہے اور کسی ایسے ملک میں چلے جانا ہے جہاں اقتصادی طور پر اور ٹیکنیکی طور پر ملک زیادہ بہتر ہو۔ ترک وطن کی یہ کیفیت ایسی ہے کہ جس کیلئے ترقی یافتہ ممالک بھی کوشاں رہتے ہیں اور اسکے لئے کوئی نہ کوئی چال کھیلتے ہیں۔ وہاں پر کشش یہ ہے کہ زندگی بہتر ہے اور امریکہ ایک ایسا ملک ہے کہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور بعض بہت اچھے میڈیکل گریجوایٹس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ وہاں پہنچ جائیں۔ برین ڈرین جس کی طرف ہماری حکومت بھی بہت زیادہ توجہ نہیں دیتی کا ایک اہم پہلو بھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا تشویشناک پہلو ہے اسلئے میں چاہوں گا کہ اسکی تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ کسی میڈیکل طالب علم کو کوالیفائی کرنے کیلئے کم از کم آٹھ سال درکار ہیں۔ اسے بیس سے پچیس ہزار روپیہ فیسوں پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہی شخص امریکہ میں کسی میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کرے تو اسے دو لاکھ ڈالر خرچ کرنے پڑیں گے تاکہ وہ ڈاکٹر بن سکے پاکستان میں ایک ڈاکٹر بننے کے لئے نسبتاً بہت کم رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ یعنی امریکہ کے معیار تک بھی۔ جس نے ایف ایم جی کا امتحان پاس کر لیا ہو اور ایک کوالیفائیڈ ایم ڈی تسلیم کیا جائے۔ ایک ملک جو نسبتاً بہت امیر ہے نے پاکستان کی "سرمایہ کاری" کا فائدہ اٹھا لیا اور پاکستان کو ایک ایسے ڈاکٹر سے محروم کر دیا جسکی اسے بہت زیادہ ضرورت تھی۔ جبکہ بہت کم قیمت پر امریکہ نے ایک پاکستانی ڈاکٹر حاصل کر لیا۔ امریکہ میں ڈاکٹر بنانے کے لئے اس سے زیادہ رقم کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اسلئے یہ برین ڈرین زیادہ تر اقتصادی نقصان کا باعث بنتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسی طرح تربیت یافتہ افرادی قوت
کا بھی اسوقت تقریباً پانچ ہزار پاکستانی
ڈاکٹر صرف امریکہ میں موجود ہیں۔ اگر اس

علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہوتے۔ حقیقت
یہ ہے کہ جو لوگ ترکِ وطن کرتے ہیں
وہ دولت حاصل کرنے کی خاطر ایسا

ان کی فیملی کے مستقبل میں بہبود کیلئے
بھی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ڈاکٹر جس
نے اپنی مشکلات (DILEMMA)
کا اظہار کیا ہے وہ کم نظری کا اظہار نہیں
کریں گے خاص طور پر جب کہ وہ
چوراہے پر کھڑے ہیں۔

دی نیوز انٹرنیشنل
۸۔ جولائی ۱۹۹۳ء

قائم کئے جائیں خواتین کی مشکلات کو حل
کرنے کے لئے ایک مثبت اقدام ہے۔
یہ بات انہیں انصاف کی بھول بھلیوں
والے راستے سے تعلق رکھتی ہے۔ ان
میں سے ہر ایک سیکشن میں خواتین ہی
کام کریں گی جہاں تین خواتین پولیس افسر
ہوں گی اور دس پولیس خواتین کارکن
سندھ کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے
اخباری نمائندوں کو بتایا کہ یہ دیکھا
گیا تھا کہ خواتین کے خلاف جو جرائم

Doctor in dilemma

THE doctor who, having migrated to the US after his medical training in Pakistan. *(DAWN June 11)* is certainly not in a dilemma. He has already made up his mind when he writes "I am that Pakistani who is not coming home".

A great deal of what he has written in the way of getting along in Pakistan. But does one leave the country of one's origin for these reasons? All Third World countries are facing similar problems. Is migration the solution to the problem? Is it not necessary then, that instead of migrating, we try to raise the level of our own standards?

Brain-drain is a worldwide phenomenon. It is most unfortunate that poorer countries are the greatest sufferers as our educated and better qualified manpower decides to leave and settle down in economically and technologically advanced countries. This migration is greatly aided and even manoeuvered by advanced countries. The attraction is, no doubt, tremendous, and the US is one such country which attracts and encourages some of the best and brightest of our medical graduates to migrate to its shores.

There is one important aspect of the brain drain towards which even our Government does not pay much attention. I believe it is a very critical aspect. I would therefore like to elaborate on this. Assuming that the medical student has to spend an average of about eight years to qualify, he does not spend more than twenty to twenty-five thousand rupees in terms of fees. If the same person were to go through medical college in the US he would have to spend about $200,000 to become a doctor. Pakistan spends far less a doctor who is up to the American standard after having passed the FMG examination and being recognised as a qualified MD. A much richer country has reaped the harvest of Pakistan's investment. Pakistan has lost a much-needed doctor while the US has gained one at much less expense than it would take to produce one in America.

This brain-drain, therefore involves economic loss as well as loss of trained manpower. There are an estimated 5000 doctors in the US from Pakistan alone. If this figure were to be multiplied by the cost of training, it becomes astronomical, and it can safely be claimed that America has gained much more than what it ever gave to Pakistan in the form of aid.

A brilliant girl who topped in every examination said that she had vowed to serve the poor people of this nation. It is years now since she settled in America and serves the poor people by visiting Pakistan through USAID programmes advising us how to run our health facilities. Any such claims therefore become nothing but emotional platitudes, worth nothing. The fact of the matter is that people migrate for the sake of money.

What happens to the social and cultural side of life after migration is another issue. The short and long-term effects on the family, particularly the children and elderly parents is seldom pondered over because at the time when the decision to migrate is made, money is seen to be the solution to all problems that may arise.

Having responded to most of the issues raised in the doctor's article, I would, in all sincerity, request him to reconsider his choices keeping in mind his duty to the country of his birth as well as to the future welfare of his family. I hope the doctor in dilemma will not choose the shortsighted path while he stands at the crossroads.

DR. M.B. AZAMI
Karachi

DAWN WEDNESDAY, JULY 7, 1993

تعداد کو اس روپے سے ضرب دی
جائے جو ان کی ٹریننگ پر خرچ ہوتا ہے
تو یہ رقم بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور
کہا جاسکتا ہے کہ جو کچھ امریکہ نے پاکستان
کو ایڈ کی صورت میں دیا ہے۔ اس سے
زیادہ واپس لے لیا ہے۔ ایک ذہین
طالبہ جس نے ہر امتحان میں اوّل پوزیشن
حاصل کی نے کہا کہ اس نے یہ عہد کر رکھا
ہے کہ وہ اپنی قوم کے غریب لوگوں
کی مدد کرے گی۔ لیکن کئی سال ہوئے
وہ امریکہ جاچکی ہے اور پاکستان میں
غریب لوگوں کی صرف اس طرح مدد
کرتی ہے کہ وہ یو ایس ایڈ (U.S.AID)
کے پروگرام کے ماتحت پاکستان آتی
ہے اور ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں طبی سہولیات
کو کسطرح استعمال کرنا چاہیئے۔ اس
طرح کے دعوے جذباتی ہونے کے

کرتے ہیں۔
ترکِ وطن کرنے کے بعد سماجی اور
ثقافتی زندگی کا کیا بنتا ہے یہ ایک الگ
مسئلہ ہے۔ خاندان پر جو تھوڑے
عرصے اور لمبے عرصے کے لئے اثرات
پڑتے ہیں۔ خاص طور پر بچوں پر
اور بڑے بوڑھے والدین پر ان
کے متعلق بہت کم سوچا جاتا ہے۔
کیونکہ جب ترکِ وطن کا فیصلہ کیا جاتا
ہے اس وقت سب باتوں کا حل روپے
میں نظر آتا ہے۔
ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون
میں جن مسائل کا ذکر کیا ہے میں انتہائی
خلوص کے ساتھ ان کے متعلق یہ کہوں
گا کہ انہیں چاہیئے کہ وہ دوبارہ غور کریں
اور اس بات پر غور کریں کہ ان کی مادرِ
وطن کو کس بات کی ضرورت ہے اور

A welcome move

The police decision to establish separate sections for women in Karachi's four district headquarters is a concrete step towards helping alleviate some of the problems faced by women in the the byzantine labyrinths of the road to justice. Each section will be staffed only by women, with three women police officers and ten policewomen. Sindh's Deputy Inspector General told the press that it had been observed that crimes against women were not being reported correctly in the previous system. It is heartening to note that the police administration has finally accepted that women find it difficult to discuss their problems or their experiences with male officers or constables. The DIG said that if this experiment proves to be a success, police stations staffed entirely by women would be the next step.

Abuse of women at police stations has been tragically repeated time and time again. Women suspects held at police stations for questioning have been humiliated and in many cases raped. Interrogation techniques at our police stations could rival the Marquis de Sade himself. There is absolutely no reason why women suspected of a crime should be treated badly. But our law enforcing authorities not only insult and abuse women suspects, they behave in a similar fashion with women who go to them for help. Rape victims, who are already traumatised, face further agony when confronted with unsympathetic and downright obnoxious treatment at the thanas. In recent months, we have noticed an increasing tendency to label rape victims as prostitutes. Such incidents only serve to reinforce the fear of a rape victim when trying to make the decision to report her ordeal.

The establishment of women's sections in four police stations in Karachi is just the first step and the police authorities must not stop there. The women officers must be trained in the technique of counselling victims and eliciting information without scaring the woman or mentally abusing her. The next step would be to have psychiatrists on call and women health professionals on call who could talk to a woman victim and guide her through the process of recalling the crime she witnessed or was a victim of. Care must also be taken that these special sections do not become separated from mainstream law enforcement. The decision is a correct and welcome one. But we must not stop here. The police must be given the credit for instituting this new policy. It is to be hoped that this policy will be closely monitored and given all the assistance it needs to be a success.

The News International, Thurday, July 8, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل اپنے ۸ جولائی
۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک اداریے
میں کہتا ہے:۔
پولیس کا فیصلہ کہ کراچی کے چاروں
ضلعی مراکز میں خواتین کے الگ سیکشن

سرزد ہوتے ہیں پرانے نظام میں انکی
صحیح طور پر رپورٹنگ نہیں ہوتی تھی۔
یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ پولیس کی
انتظامیہ نے آخر کار اس بات کو

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

محترمہ سیدہ منیرہ ظہور صاحبہ

لکھتی ہیں:

محترم سیفی صاحب! آپ پر سلامتی ہو۔ چھوٹی سی بات کا کالم بہت ہی مفید اور دلچسپ ہے۔ ایک چھوٹی سی بات کہنے کی جرأت کر رہی ہوں۔ وہ یہ کہ گھروں میں عام استعمال کی اشیاء کی جگہ مقرر ہونی چاہیئے۔ جو چیز استعمال کی جائے دوبارہ اسی جگہ رکھ دی جائے۔ تو ایک تو وقت کافی بچ جاتا ہے۔ دوسرے گھر کی ترتیب قائم رہتی ہے۔ تیسرے انسان ڈیپریشن کا شکار نہیں ہوتا۔ اور چیزوں کو ڈھونڈنے میں جو کوفت ہوتی ہے اس سے بھی چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے۔ امید ہے کہ میری یہ تجویز پسند آئے گی۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو بہت مصروف زندگی گذارتے ہیں۔ اور جنہیں کام پر گھر سے باہر جانا ہوتا ہے۔

مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز

لاہور سے لکھتے ہیں:

ایک چھوٹی سی بات کے عنوان سے عرض پرداز ہوں حضرت امام ثانی (خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو) کے دور میں جب حضور سندھ جاتے ہوتے۔ احباب جماعت کو ہر سٹیشن پر شرف ملاقات بخشتے تھے۔ خاکسار کے والد ماجد خان محمود خان جو ایک بہت لمبا عرصہ لودھراں (ملتان) جماعت کے پریذیڈنٹ تھے سے ہر فرد جماعت کے متعلق فرداً فرداً دریافت فرماتے۔ خدا تعالیٰ نے اس امام عالی مقام کو عدیم المثال حافظہ دیا تھا۔ خاندانوں کے نام ازبر یاد تھے۔

اس سفر میں لودھراں کی جماعت کو یہ سعادت نصیب تھی کہ وہ حضور کی خدمت میں کھانا پیش کرے۔ خاکسار کی والدہ ماجدہ جو بھوپال سے تعلق رکھتی تھیں حضور کو آم کی میٹھی چٹنی پیش کرتیں جو حضور کو بہت مرغوب تھی۔ ہر کھانے پر اس کے متعلق ضرور دریافت فرماتے۔ حضور کی جب وفات ہوئی تو والدہ محترمہ نے اپنی باقی زندگی میں یہ چٹنی کبھی تیار نہ کی اور نہ ہی کھانے میں کسی کو پیش کی۔ آپ کی وفات ۱۹۷۶ء میں ہوئی

> "غربت میں بھی انسان صاف رہ سکتا ہے۔"
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)۔

مکرم احمد بخش خان بزدار

ڈیرہ غازی خان سے لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے الفضل بہت پیارا اخبار ہے۔ گو ضخامت میں کم ہے۔ مگر افادیت میں بہت بھاری ہے۔ اس میں ایک چھوٹی سی بات سے لے کر ایک بڑی سے بڑی بات پڑھنے کو ملتی ہے۔ اور ہر پڑھنے والا اپنے ظرف کے مطابق حصہ پالیتا ہے۔ چھوٹی سی بات کے سلسلے میں مجھے بھی اپنا ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ مگر اس سے پہلے کہ میں بیان کروں ایک عرض کرنی ہے کہ الفضل بہت دیر سے پہنچتا ہے۔ گو ہمارے لئے تو نیا ہوتا ہے۔ مگر دوسرے پڑھنے والے کی نظر تاریخ پر پڑتی ہے تو کہتا ہے کہ یہ تو پرانا اخبار ہے۔ کیا اس تاخیر سے پہنچنے کے بارہ غور کیا جا سکتا۔ اور کچھ سوچا نہیں جا سکتا؟

میرا تعلق محکمہ پولیس سے رہا ہے۔ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے۔ کہ میں چوکی پر نیا نیا تعینات ہوا تھا۔ کہ ایک روز ایک شخص آیا اور کہا کہ آج میرے بیٹے کی دعوت ولیمہ ہے۔ آپ ضرور شرکت کریں۔ میں نے کہا کہ آ تو جاؤں گا مگر میں نے آپ کا مکان نہیں دیکھا۔ پاس کھڑے ہوئے ایک سپاہی خان نے فوراً کہا کہ صاحب جی! میں نے اس کا مکان دیکھا ہوا ہے۔ آپ کو میں لے چلوں گا۔

چنانچہ ہم تین آدمی وقت مقررہ پر پہنچنے کے لئے چوکی سے چل پڑے۔ اندرون ملتان شہر کی گلیاں بہت تنگ اور پیچ در پیچ ہیں۔ سپاہی خان ہمیں مختلف گلیاں پھراتا رہا مگر مکان ملنا تھا نہ ملا۔ جب ہم نے واپس آتے ہوئے دوسری گلی میں شادی کا سماں دیکھا تو اس طرف مڑ گئے۔ وہاں ہمیں کھانا کھلایا گیا۔ فارغ ہو جانے پر میں نے پوچھا کہ فلاں صاحب نظر نہیں آ رہے ہے۔ تو جواب ملا کہ اس کا گھر تو آگے ہے۔ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس آ گئے۔

ہم وہاں کھانا کھا چکے تھے جہاں مدعو ہی نہ تھے۔

اس میں سارا قصور سپاہی خان کا تھا۔ اس خیال سے کہ میں اسے ساتھ لے جاؤں گا۔ مکان معلوم ہونے کے بارے جھوٹ بول دیا۔ مگر جھوٹ بولنے والا خود گناہگار ہونے کے علاوہ دوسرے بے گناہوں کے لئے تکلیف، پریشانی اور ندامت اٹھانے کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے۔ جس کا اسے صحیح علم نہ ہو۔

بقیہ: صد ۳

مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے محفوظ علاقوں میں فورس کمانڈرز سے کہا جائے کہ وہ نیٹو سے ہوائی حفاظت بھی مانگیں ایسے حالات میں جبکہ ان پر ہوائی حملہ کیا جائے۔ یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجیں اس بات کا معائنہ کرتی رہیں کہ بوسنیا ہرزے گووینا میں باہر سے بڑا اسلحہ کس طرح آتا ہے اور یہ بات سیکورٹی کونسل کی قراردادوں کے مطابق ہے۔ یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ سیکورٹی کونسل بوسنیا سے یہ پابندی ہٹالے کہ وہ اسلحہ نہیں خرید سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اب بوسنیا کے متعلق سب سے اہم بات جو سامنے آرہی ہے اور جس کا تقاضا خاصی دیر سے کیا جا رہا ہے یہی ہے کہ بوسنیا ہرزے گووینا کو اپنی حفاظت کے لئے جہاں سے بھی وہ چاہیں اسلحہ خریدنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ سیکورٹی کونسل نے حال ہی میں اس پر گفت و شنید کے بعد انکار کی صورت میں اپنا اعلان جاری کر دیا تھا۔

بقیہ: صد ۵

تسلیم کر لیا ہے کہ خواتین کے لئے اپنے مسائل پر گفتگو کرنا یا اپنے تجارب مرد افسروں کے سامنے پیش کرنا وہ افسر ہوں یا عام سپاہی مشکل بات ہے۔ ڈی آئی جی نے کہا کہ اگر یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا تو یہ پولیس سب سٹیشنز خواتین ہی کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔ پولیس سٹیشنوں پر خواتین کی بے حرمتی خطرناک طور پر بار بار دہرائی جاتی ہے۔ جن عورتوں کو شبہ میں گرفتار کیا جاتا ہے اور پوچھ گچھ کے لئے لایا جاتا ہے ان کی توہین کی جاتی ہے۔ اور کئی دفعہ ان کی عزت بھی لوٹی جاتی ہے جہاں تک پوچھ گچھ کی ٹیکنیک کا تعلق ہے جو ہمارے پولیس سٹیشن اختیار کرتے ہیں۔ اسکا تقابل صرف مارکوئیس ڈی سیڈ سے ہی کیا جا سکتا ہے اس بات کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے کہ خواتین میں سے جب کسی پر جرم کا شبہ ہو تو اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے۔ لیکن قانون نافذ کرنے والے حکام نہ صرف ان کی ہتک کرتے ہیں اور انہیں گالیاں دیتے ہیں۔ بلکہ جو عورتیں وہاں اپنی امداد کے لئے جاتی ہیں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا ہے۔ جن عورتوں کی عصمت دری کی جاتی ہے وہ تو پہلے ہی ایک نہایت مشکل کیفیت سے دوچار ہوتی ہیں اور جب انہیں تھانے میں غیر ہمدردانہ انتہائی برے سلوک سے واسطہ پڑتا ہے کہ ان کی تکلیف اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ گذشتہ مہینوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ جن عورتوں پر عصمت دری کا الزام لگتا ہے انہیں فاحشہ عورتیں قرار دے دیا جاتا ہے۔ ایسے واقعات ان عورتوں میں جن کی عصمت دری ہوتی ہے مزید خوف پیدا کر دیتے ہیں۔ جب انہیں یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ یہ معاملہ تھانے میں درج کروایا جائے۔

عورتوں کے سیکشن کا چاروں ضلعوں میں کراچی میں قیام پہلا اقدام ہے اور پولیس کے حکام کو چاہیئے کہ وہ بات کو یہیں ختم نہ کر دے۔ خواتین افسر کی گفت و شنید کی ٹیکنیک میں تربیت ہونی چاہیئے تاکہ وہ مجرموں کے ساتھ صحیح رنگ میں گفتگو کر سکیں۔ اور انہیں بغیر خوفزدہ کئے اور ان کے ذہن پر زیادہ برا اثر ڈالے ان سے معلومات حاصل کر سکیں۔ اس سے اگلا اقدام یہ ہوگا کہ نفسیات کے ماہروں کو بلایا جائے اور طب و صحت سے تعلق رکھنے والی خواتین پیشہ ور خواتین کو جو ملزم خواتین کے ساتھ گفتگو کر سکیں اور انہیں بتا سکیں کہ انہوں نے اپنے "جرم" کو کس طرح پیش کرنا ہے یا جو کچھ انہوں نے دیکھا ہے وہ کس طرح بیان کرنا ہے۔ اس سلسلے میں بھی احتیاط برتنی چاہیئے کہ یہ خصوصی سیکشن پولیس کے قانون نافذ کرنے والے بڑے دھارے سے الگ نہ ہو کر رہ جائیں۔

یہ فیصلہ بالکل درست کیا گیا ہے اور ہم اسے سراہتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہیں بات کو ختم نہیں کر دینا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولیس کو اس طریق کے اختیار کرنے پر کریڈٹ ملنا چاہیئے۔ اس بات کی امید کی جاتی ہے کہ اس پالیسی کی پوری طرح نگرانی کی جائے گی اور اس کی کامیابی کے لئے جس قسم کی مدد کی ضرورت ہوگی مہیا کی جائے گی۔

تصحیح

روزنامہ الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۹۳ء کے صـ۶ پر پہلے کالم کی پہلی سطر کی عبارت کو یوں پڑھا جائے، "نامہ اعمال جسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ دوزخ کا مستحق ہوگا۔"

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک قیمت -/RS 12 لٹریچر مفت۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

بقیہ: صدا

سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ"، خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔

۲۔ مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

اُمَرَاءِ اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دارالضیافت، ربوہ

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ــــ مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

قدیمی ــــ شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: ــــ فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
- ملتان: ۶۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ، اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

سنہری موقعہ

نہایت باموقعہ رقبہ ۴، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہشمند جلد رابطہ کریں

عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز

فون گھر ۴۱۴ ــــ ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر

الرّحیم نیو
جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

خداوند کریم کی رحمت سے اسی 80 سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ○ اولادِ نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ○ اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی ○ بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ

برانچیں

- محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس فون ایل پی PP. 548179
- نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون پی پی PP. 510564
- نارووال مریدکے روڈ، چوک قلعہ کارووالا ضلع سیالکوٹ
- نزد لاریکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
- کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
- جوہر ٹاؤن سکیم فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نیو کیمپس روڈ لاہور

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 218534-219065

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی -/۲۰	نور کاجل فی شیشی -/۵	نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵	زدجام عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰	اکسیر معدہ -/۸ -/۱۵ -/۳۰	قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰	حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰	خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۲ ۔ جولائی ۔ کل سہ پہر آندھی آئی ۔ آج صبح بارش ہوئی ۔ بادل چھائے ہوئے ہیں ۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کو یقین دلایا ہے کہ انتخابات کو منصفانہ اور آزادانہ بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا ۔ محترمہ سے ملاقات کے بعد انہوں نے کہا کہ انتخابات ایک ہی دن کرانے پر غور کیا جا رہا ہے ۔ تاہم ۶ ۔ اکتوبر کی تاریخ تبدیل نہیں کی جا سکتی ۔ کیونکہ یہ آئین کے تحت اسمبلی توڑے جانے کے حکم میں درج کی گئی ہے ۔

○ پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کے سربراہ میاں نواز شریف نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں سے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں طلب کر لی ہیں اسی طرح پاکستان پیپلز پارٹی نے بھی اپنے ممکنہ امیدواروں سے انتخابی ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں طلب کر لی ہیں ۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی سے ملاقات کی ۔ اسی طرح سرحد کے نگران وزیر اعلیٰ مفتی ظفر عباس نے بھی نگران وزیر اعظم سے ملاقات کی ۔

○ سلامتی کونسل نے ایک بار پھر عراق کے خلاف تجارتی پابندیاں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ سلامتی کونسل نے کہا ہے کہ وہ عراق کے رویّے سے پوری طرح مطمئن نہیں ۔

○ ۔ جمیعت العلمائے پاکستان نورانی گروپ کے سربراہ شاہ احمد نورانی نے آئندہ انتخابات کے لئے ضابطۂ اخلاق تیار کرنے پر زور دیا ہے ۔ انہوں نے انتخابات متناسب نمائندگی کے طریق پر کرانے کا مطالبہ کیا ۔ انہوں نے بھی کہا کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی دن کروائے جائیں ۔

○ افغانستان میں امن بحال ہونے کے ساتھ ساتھ افغان مہاجروں کی واپسی کا سلسلہ بھی جاری ہے ۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ پچھلے دو ہفتوں میں ۵۰ ۔ ہزار مہاجرین سرحد پار کر کے افغانستان واپس گئے ہیں ۔

○ بھارت ، بنگلہ دیش اور نیپال میں شدید بارشوں اور سیلابوں سے ایک ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو گئے ہیں ۔ بھارت میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۵۱۸ ہے ۔ بنگلہ دیش میں تودے گرنے سے اور شدید بارشوں سے ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے ہیں جبکہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۰۰ ہے ۔ نیپال میں کھٹمنڈو کے جنوب میں دو گاؤں کے ۱۲۰ ۔ افراد سیلاب سے لاپتہ ہو گئے ہیں ۔ شدید بارشوں اور سیلاب سے ۱۱ ۔ بڑے پُل ٹوٹ گئے ہیں اور دارالحکومت کا رابطہ دیگر شہروں سے ٹوٹ گیا ہے ۔

○ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر کیچی میازاوا نے عام انتخابات میں اکثریت حاصل نہ کرنے پر استعفیٰ دینے کا اعلان کر دیا ہے

○ بوسنیا کے بارے میں امن بات چیت جمعہ سے دوبارہ شروع ہو رہی ہے بوسنیا کے صدر مسٹر عزت بیگووچ نے سرب رہنماؤں کی اس یقین دہانی پر کہ سراجیوو پر حملے بند کئے جائیں گے مذاکرات میں حصہ لینے پر آمادگی ظاہر کی ہے ۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ امریکہ بوسنیا کا مسئلہ حل کرنے کے لئے ہر ممکن اقدام کرے گا ۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ دنیا کا مشکل ترین سفارتی مسئلہ ہے ۔ انہوں نے پیشکش کی کہ ان کا ملک تین حریف ملکوں کے تصفیے پر عمل کے لئے اپنی فوج بھیجنے پر تیار ہے ۔ انہوں نے کہا کہ وہ مشرق وسطی امن مذاکرات میں تعطل دور کرنے کے لئے اگلے ماہ قاہرہ ، عمان اور بیت المقدس کا دورہ کریں گے ۔ تاہم اس دورے سے کوئی بڑی کامیابی وابستہ نہ کی جائے وہ مشرق وسطی سے قبل سنگاپور اور آسٹریلیا بھی جائیں گے ۔ انہوں نے کہا کہ اگر ویت نام کی حکومت نے لاپتہ امریکیوں کے بارے میں مکمل اور جامع اطلاعات نہ دیں تو اس سے معمول کے تعلقات بحال نہیں ہو سکیں گے ۔

○ مسٹر پرویز الٰہی نے پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواست واپس لے لی ہے ۔ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے استدعا منظور کر لی ہے ۔

○ قائمقام صدر وسیم سجاد نے سابق صدر غلام اسحاق سے درخواست کی ہے کہ وہ پشاور روانگی ملتوی کر دیں اور میری رہنمائی کریں ۔ قائمقام صدر نے سابق صدر کے گھر جا کر ان سے ملاقات کی ۔

ضرورت انجینئر اور سٹاف

۱ ۔ کیمیکل / مکینیکل انجنیئر

۲ ۔ ویلڈرز ویلڈنگ اور گیس ویلڈنگ ہر قسم تجربہ دس سال یا گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارہ سے تین سالہ ڈپلومہ اور کسی ادارہ میں کام کا دو سالہ تجربہ ۔

۳ ۔ مکینیکل سپروائزرز گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارہ سے ڈپلومہ اور کم سے کم تین سالہ تجربہ ۔ کچھ منتخب افراد کو بیرونِ ملک ٹریننگ کیلئے بھیجا جا سکتا ہے ، ایسے افراد کو ترجیح دی جائے گی جنہیں سابقہ PLANT ERECTION کا تجربہ ہو ۔ درخواستیں مکمّل کوائف کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں

پاکستان چِپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ پوسٹ بکس ۸ جہلم

ہر سائز ، ہر قسم فریج ، ڈیپ فریزر ، ٹی وی ، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

عثمان الیکٹرونکس

۱ ۔ لنک میکلوڈ روڈ ۔ لاہور پر تشریف لائیں ۔

فون نیا : ۷۲۳۲۰۴ ، ۷۲۳۱۶۸۰ ، ۷۲۳۱۶۸۱
فون پرانا : ~~۲۲۳۲۰ ، ۲۳۱۶۸۰ ، ۲۳۱۶۸۱~~

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ڈش انٹینا سائز 12 فٹ

WAZ-SATELLITE SYSTEM

معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی ۔ تصویر آواز بالکل صاف ۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری

رابطہ کے لئے :۔ میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد
کارخانہ حاجی پورہ ۔ کوکا کولا ایجنسی
فون : (0437) 2644 ، 3024 ، 3068

راولپنڈی :۔ میاں سعید احمد 051/429771

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا

خریدنے کیلئے

قیمت ۱۳۵۰۰/- ڈش ۱۲ مع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱ ۔ ہال روڈ ۔ لاہور

فون :۔ ۳۵۵۴۲۲ ۔ ۷۲۲۹۵۰۸

فخر الیکٹرونکس

۱ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور

فریج ۔ ایر کنڈیشنر ۔ ڈیپ فریزر
واشنگ مشین ۔ سٹیبلائزر

فون نمبر 354873 ۔ 7239347
7223347